

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا سلمة، عن ابن إسحاق، عن بعض أهل العلم، عن وهب بن منبه: ﴿أَنَا مَالِكٌ يَدِي قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾: معنى مجلته^(١).

وقوله: ﴿وَلَايَ عَلَيْهِ لَقَوِيَّ أَمِينٌ﴾: على ما فيه من الجواهر، ولا أخون فيه. وقد قيل: أمين على فرج المرأة.

ذكر من قال ذلك

حدثني علي، قال: ثنا أبو صالح، قال: ثنى معاوية، عن علي، عن ابن عباس في قوله: ﴿وَلَايَ عَلَيْهِ لَقَوِيَّ أَمِينٌ﴾. يقول: قوي على حمليه، أمين على فرج هذه^(٢).

وقوله: ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾. يقول جل ثناؤه: قال الذي عنده علم من كتاب الله، وكان رجلاً فيما ذكر من بني آدم، فقال بعضهم: اسمه بلخا^(٣).

ذكر من قال ذلك

حدثنا محمد بن بشار، قال: ثنا ابن عثمة، قال: ثنا شعبة، عن بشر، عن

(١) ذكره أبو حيان في البحر المحیط ٧/٧٦.

(٢) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٥/٩ من طريق أبي صالح به نحوه، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ١٠٨/٥ إلى ابن المنذر بنحوه.

(٣) في ت ١، والدر المنثور ١٠٩/٥، وروح المعاني ٢٠٥/٩: «تليخا»، وكذا في بعض نسخ القرطبي ٢٠٥/١٣، وفي بعضها: «تليخا»، وفي البحر المحیط ٧/٧٦: «تليخا». والمثبت موافق لتفسير ابن كثير ٢٠٢/٦.

قتادة في قوله : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . قال : كان اسمه بليخا^(١) .

حدثنا يحيى بن داود الواسطي ، قال : ثنا أبو أسامة ، عن إسماعيل ، عن أبي صالح في قوله : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ : رجل من الإنس^(٢) .

حدثنا ابن عرفة ، قال : ثنا مروان بن معاوية الفزاري ، عن العلاء بن عبد الكريم ، عن مجاهد في قول الله : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ ﴾ . قال : أنا أنظر في كتاب ربي ، ثم آتيك به ﴿ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾ . قال : فتكلم ذلك العالم بكلام ، دخل العرش تحت الأرض حتى خرج إليهم^(٣) .

/ حدثنا ابن عرفة ، قال : ثنا عمار^(٤) بن محمد ، عن عثمان بن مطير ، عن ١٦٣/١٩ الزهرى ، قال : دعا الذي عنده علم من الكتاب : يا إلهنا وإله كل شيء ، إلهنا واحدا ، لا إله إلا أنت ، اتنى بعرشها . قال : فحثل بين يديه^(٥) .

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنا أبو سفيان ، عن معمر ، عن قتادة : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . قال : رجل من بني آدم - أحشبه قال : من بني

(١) في ت ١ ، والنمل المشور : ب تليخا .

والأثر ذكره ابن كثير في تفسيره ٢/٢٠٢ ، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ٥/١٠٩ إلى المصنف .

(٢) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٩/٢٨٨٥ من طريق أبي أسامة به .

(٣) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٩/٢٨٨٧ من طريق الحسن بن عرفة به ، وأخرجه أبو عبيد في الفضائل ص ١٨٠ ، وابن أبي شيبة ١١/٥٢٨ من طريق العلاء به ، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ٥/١٠٩ إلى عبد بن حميد وابن المنذر .

(٤) في م : ه حماد . وينظر تهذيب الكمال ٢١/٢٠٤ .

(٥) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٩/٢٨٨٦ من طريق الحسن بن عرفة به .

إسرائيل - كان يغلّم اسم الله (٥٣٤/٢ ط) الذي إذا دُعي به أجاب^(١).

حدثني محمد بن عمرو، قال : ثنا أبو عاصم، قال : ثنا عيسى، وحدثني الحارث، قال : ثنا الحسن، قال : ثنا ورقاء، جميعاً عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد قوله : ﴿الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾. قال : الاسم الذي إذا دُعي به أجاب، وهو : يا ذا الجلال والإكرام^(٢).

حدثت عن الحسين، قال : سمعت أبا معاذ يقول : أخبرنا عبيد، قال : سمعت الضحاک يقول : قال سليمان لمن حوله : ﴿أَتَيْتُمْ بَأْتِيَنِي بِعَرِشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِ مُسْلِمِينَ﴾. فقال عفيريت : ﴿أَنَا مَآئِكَ يَوْمَ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ﴾. قال سليمان : أريد أعجل من ذلك. فقال رجل من الإنس : ﴿عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾. يعني اسم الله الذي إذا دُعي به أجاب^(٣).

حدثني يونس، قال : أخبرنا ابن وهب، قال : قال ابن زيد : ﴿قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْإِنِّ أَنَا مَآئِكَ يَوْمَ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ : لا آتيك بغيره. أقول : غيره ؛ أمثله لك. قال : وخرج يومئذ رجل عابث في جزيرة من^(٤) البحر، فلما سمع العفريت، قال : ﴿أَنَا مَآئِكَ يَوْمَ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾. قال : ثم دعا باسم من أسماء الله، فإذا هو بحمل بين عينيته^(٥). وقرأ : ﴿فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ

(١) أخرجه عبد الرزاق في تفسيره ٨٢/٢ في تفسيره عن ميمونه، وأخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ من طريق سعيد بن قيس.

(٢) تفسير مجاهد ص ٥١٩، ومن طريقه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩، وعنه السيوطي في الدر المنثور ١٠٩/٥ إلى القرطبي وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر.

(٣) ينظر تفسير ابن كثير ٢٠٢/٦.

(٤) سقط من : ص، ت، ١، ت، ٢، ف.

(٥) في ت ١ : ١٤٤.

فَقُلْ رَبِّ ۖ . حتى بلغ : ﴿ فَإِنَّ رَبِّيَ غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴾^(١) .

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنى حجاج ، عن ابن جريج ، قال : قال رجل من الإنس . قال : وقال مجاهد : ﴿ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ ﴾ علم اسم الله .

وقال آخرون : الذي عنده علم من الكتاب كان أصف .

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثنا ابن حميد ، قال : ثنا سلمة ، عن ابن إسحاق ، قال : قال عفرية لسليمان : ﴿ أَنَا مَا يَكُ يَدِي قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَلَوِيَّ عَلَيْهِ لَقَوِيَّ أَمِينٌ ﴾ . فرغموا أن سليمان بن داود قال : أتتني أعجل من هذا . فقال أصف بن برخيا - وكان صديقاً تعلم الاسم الأعظم الذي إذا دُعي الله به أجاب ، وإذا سُئل به أعطى - : ﴿ أَنَا ﴾ يا نبي الله ﴿ مَا يَكُ يَدِي قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾^(٢) .

وقوله : ﴿ أَنَا مَا يَكُ يَدِي قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾ . اختلف أهل التأويل في تأويل ذلك ؛ فقال بعضهم : معناه : أنا أتيتك به قبل أن يَصِلَ إليك من كان منك على مدِّ بصرك^(٣) .

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنى إبراهيم ، قال : ثنا إسماعيل بن أبي

(١) ذكره القرطبي في تفسيره ٢٠٥/١٣ نحوه .

(٢) أخرجه أوله ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ من طريق سلمة ، عن ابن إسحاق ، عن يزيد بن رومان ، وأخرجه آخره في ٢٨٨٧/٩ من طريق سلمة ، عن ابن إسحاق .

(٣) في ١ : ٢ البصر .

تَفْسِيرُ الطَّبْرِیِّ جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ

لَاِبْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبْرِیِّ
(۵۲۶۰ - ۵۲۹۴)

مُحَقِّقٌ
الدُّكْتُورُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُحْسَنِ التُّرْكِيُّ
بِالتَّعَاوُنِ مَعَ
مَرْكَزِ الْبَحْثِ وَالدراسَاتِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْإِسْلَامِيَّةِ
بِدَارِ هَجَرٍ

الدُّكْتُورُ عَبْدُ السَّامِدِ حَسَنُ يَمَامَةُ
الْجُزْءُ الثَّامِنُ عَشَرَ

حَجَرٌ

لِلطَّبَاعَةِ وَالنَّشْرِ وَالتَّوْزِيعِ وَالْإِعْلَانِ

For More Books Click To [Ahlesunnat Kitab.Ghar](http://Ahlesunnat.Kitab.Ghar)

آنحواں قول بھی ہے: وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، یہ امام بخاری کا قول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے اس تعبیر کی بنا پر علم الکتاب سے مراد کتب حوزہ کا علم ہے یا لوائح محفوظ میں جو ہے اس کا علم ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک بقیس کی طرف مکتوب کا علم۔ ابن عطیہ نے کہا: جس پر جمہور کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس کا نام آصف بن برخیا تھا۔ روایت بیان کی گئی ہے: انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اپنی نظر اٹھائیے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے نظر یمن کی طرف اٹھائی تو تحت و دیکھا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی نظر واپس نہ کی مگر وہ تحت آپ کے پاس موجود تھا۔ مجاہد نے کہا: اس سے مراد اتنی غلوں نظر ہے جس سے آنکھ تھک بار کرواؤں ہو جاتی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد اتنا وقت ہے جس میں انسان آنکھ کھولتا ہے پھر پلک جھپکے ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح تو کہتا ہے: افضل کذا لی لحظة عين میں یہ کام آنکھ جھپکنے سے وقت میں گزر رہا ہوں۔ یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر یہ فعل حضرت سلیمان کی جانب سے ہو تو وہ مجزہ ہوتا ہے۔ اگر یہ آصف یا کسی اور ولی کی جانب سے ہوتا ہے تو یہ کرامت ہوگی۔ اور ولی کی کرامت نبی کا مجزہ ہوا کرتا ہے۔ قتیری نے کہا: جس نے یہ کہا: **الَّذِي عِنْدَهُ قُلُوبُ الْكُتُبِ** سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں تو اس نے اولیاء کی کرامت کا انکار کیا ہے۔ حضرت سلیمان نے عفریت سے کہا: **أَنَا أَيْتُكَ بِقَبْلِ أَنْ يَنْزِلَ إِلَيْكَ مَلَكُ فُكْ أَنْ** کے نزدیک یہ کام عفریت نے نہیں کیا اس لیے یہ معجزات میں سے ہے اور نہ ہی کرامات میں سے ہے کیونکہ جن تو اس قسم کے افعال کرنے پر قادر ہوتے ہیں ایک حال میں دو جگہ ایک جوہر کے متعلق ہونے کے بارے میں واقع ہونے کا قائل علم نہیں لگایا جاتا، بلکہ یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی انتہا میں ایک جوہر کو معدوم کر دے پھر دوسری حالت میں اسے لوٹا دے عدم کے بعد، یہی حالت اقصی مغرب میں ہوتی ہے یا درمیانی اماکن کو وہ معدوم فرما دیتا ہے پھر اسے اٹھاتا ہے۔ قتیری نے کہا: وہب نے اسے امام مالک سے روایت کیا ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اسے ہوا میں لایا گیا! یہ مجاہد کا قول ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور عرش کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جتنا فاصلہ کوثر اور خیرہ کے درمیان تھا۔ امام مالک نے کہا: وہ تحت یمن میں تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام شام میں تھے۔ تقایر میں ہے ملک بقیس کے عرش کی جگہ کو پہاڑا گیا پھر اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے لگا لایا۔ عبد اللہ بن شداد نے کہا: زمین کے نیچے سے ایک سوراخ سے عرش ظاہر ہوا۔ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ مَسْتَوِزًا عِنْدَهُ أَتَىٰ الْآيَةَ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِي تَمَازُجٌ وَأَمَّا قَدَرْتُ مِيرَةً وَرَبِّكَ فَكُلْ
سے ہے۔ اِلْيٰمُكُوْنِ اَخْرَجَ نے کہا: معنی ہے وہ مجھے دیکھے۔ اَشْكُرُ اَمْرًا كَثْفَرُ دوسرے علماء نے کہا: اِلْيٰمُكُوْنِ کا معنی ہے
لَا يَتَعَبَدُنْ یہ حجاز ہے، ابتداء کا اصل معنی آزمائے سے یعنی وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی نعمت کا فخر نہ ہلا تاہوں یا میں اس کی

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمُ قَدَرِ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيَنَّكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَوْثِقَ إِلَيْكَ ظَلْمُكَ أَكْثَرُ مَفْسَرِينَ كِي رَأَيْتَ هُوَ كَيْفَ قَدْ جَسَّ
 كے پاس کتاب کا علم تھا وہ آصف بن برخیا تھا۔ وہ بنی اسرائیل کا ایک فرد تھا۔ وہ صدیق تھا اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا حافظ تھا جب
 اس اسم کے وسیلے سے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے جب اس اسم کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا
 ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ اسم اعظم جس کے وسیلے سے آصف بن برخیا نے
 دعا کی تھی وہ یاس یا قیوم تھا۔" ایک قول یہ کیا گیا ہے: یہ ان کی زبان میں ایسا شریعاً ہے۔ زہری نے کہا: جس کے پاس اسم
 اعظم تھا اس کی دعا یہ تھی یا الہنا والہ کل شیء یا الہا واحد الالہ الا انت یتقی بعرضہا اے ہمارے الہ! اے ہر شے کے ال! جو
 الہ واحد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میرے پاس اس کا عرش لے آؤ۔ تو وہ عرش اس کے سامنے تھا۔ مجاہد نے کہا: اس نے دعا
 کی اور یہ الفاظ کہے: یا الہم والہ کل شیء یا ذا الجلال والا کرام سبکی نے کہا: جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ آصف بن
 برخیا تھا وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا خالہ زاد بھائی تھا۔ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسم اعظم تھا۔ ایک قول یہ کیا
 گیا ہے: وہ حضرت سلیمان علیہ السلام خود تھے۔ سیاق کلام میں اس قسم کی تاویل صحیح نہیں۔ ایک جماعت نے کہا: وہ حضرت
 سلیمان علیہ السلام تھے اس تاویل کی صورت میں خطاب عنفریت کو ہو گا جب یہ کہا: اَنَا اَتِيَنَّكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقْضُوهُ مِنْ مَقَامِكَ
 گویا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس میں دیری محسوس کی اور اسے تحقیر کے انداز میں کہا اَنَا اَتِيَنَّكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَوْثِقَ إِلَيْكَ
 ظَلْمُكَ یہ قول کرنے والے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قول سے استدلال کرتے ہیں۔ فُلَانٌ مِنْ قَضَلٍ مَاتِي۔

میں نے کہا: ابن عطیہ نے جو ذکر کیا ہے تھا اس نے وہ معانی القرآن میں کہا: ان شاء اللہ یہ اچھا قول ہے۔ بحر نے کہا: وہ
 فرشتہ تھا جس کے قبضہ قدرت میں کتاب القادیر تھی۔ عنفریت کے قول کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو بھیجا۔ سبکی نے کہا:
 محمد بن حسن مرقی نے ذکر کیا ہے وہ ضہ بن اد تھا۔ یہ کسی اعتبار سے بھی درست نہیں کیونکہ ضہ دو ابن اد بن طاح تھا۔ اس کا نام
 عمرو بن الیاس بن مغیر بن زرار بن معد تھا۔ معد یہ بخت نصر کے دور میں تھا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور کے طویل عرصہ
 بعد تھا۔ جب معد حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہو تو ضہ بن اد کیسے ہو سکتا ہے جو اس کے پانچ نسلوں بعد تھا! جو
 آدمی غور کرے یہ اس کے لیے واضح ہے۔

ابن ابی عمیر نے کہا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ ابن زید نے کہا: جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ ایک صالح آدمی تھا جو
 سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں رہتا تھا وہ اس روز زمین میں سکونت پذیر افراد کو دیکھنے کے لیے نکلتا تھا! کیا اللہ
 تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے یا نہیں۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو پایا اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کے وسیلے سے دعا کی
 تو عرش لے آیا گیا۔ ساتواں قول ہے: یہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا اس کا نام یلیخا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتا تھا!
 قشیری نے اسے ذکر کیا ہے۔ ابن ابی بزہ نے کہا: وہ آدمی جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس کا نام اسطوم تھا وہ بنی اسرائیل میں
 بڑا عبادت گزار تھا! غزنوی نے اسے ذکر کیا ہے۔ محمد بن مکرر نے کہا: وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہی تھے۔ خرداد لوگ
 خیال کرتے ہیں ان کے پاس کوئی نام تھا یہ بات اس طرح نہیں۔ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا جو عالم تھا اللہ تعالیٰ نے اسے علم

قُلْ رَبِّیْ لَا یَمْلُؤُنِیْ اَشْکُرُ اَمْ اَلْکُفْرُ ۚ وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یُشْکَرُ لِیَغْفِرَ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّمَا یُکْفَرُ عَنْیْ کَرِیْمٌ ۝

”سو جب قاصد آپ کے پاس (ہدیہ لے کر) آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو (سنو!) جو عطا فرمایا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیہ پر پھولے نہیں مانتے رہے (گویا کوئی بڑی نادر چیز لائے ہو) تو وہ اس چلا جان کے پاس اور ہم آ رہے ہیں ان کی طرف ایسے لشکر لے کر جس کے مقابلہ کی ان میں تاب نہیں اور ہم یقیناً نکال دیں گے انہیں اس شہر سے ذلیل کر کے اور وہ خواہ اور رسوا ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اے (میرے) درباریو! کون تم سے لے آئے گا میرے پاس اس تخت کو اس سے پہلے کہ وہ آجائیں میری خدمت میں (فرمانبردار بن کر) عرض کی ایک عفریت نے جنات میں سے (مسم ہو تو) میں لے آتا ہوں آپ کے پاس اس سے پیش ازیں کہ آپ کھڑے ہوں اپنی جگہ سے اور بے شک میں اس کو اٹھالانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں (اور) امین بھی ہوں۔ عرض کی اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا (اجازت ہو تو) میں لے آتا ہوں اے آپ کے پاس اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے پھر جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے آپ کے نزدیک تو فرمانے لگے: یہ میرے رب کا فضل (و کرم) ہے تاکہ وہ آزمائے مجھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا تو وہ شکر کرتا ہے اپنے بھلے کے لیے اور جو ناشکری کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے) بلاشبہ میرا رب غنی ہے (اور) کریم بھی۔“

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٰنُ قَالَ اَتُوبُ وَاَنْتَ یٰہٰ اِسْمٰعٰلُ قَاعِدُ حَضْرَتِ سُلَیْمَانِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے پاس ہدیہ لایا فرمایا: اَتُوبُ وَاَنْتَ یٰہٰ اِسْمٰعٰلُ حُزْر، یعقوب اور اسمعٰل نے ایک نون مشدودہ اور اس کے بعد یاد ثابت کے ساتھ پڑھا ہے۔ باقی قراء نے دونوں پڑھے ہیں: یہ ابو عبیدہ کا پسندیدہ قول ہے، کیونکہ تمام معارف میں دونوں ہیں۔ اسحاق نے تاج سے یہ قراءت نقل کی ہے اَتُوبُ یعنی ایک نون ہے مخفف ہے بعد میں یاد ہے جو لفظوں میں ہے۔ ابن اثیری نے کہا: اس قراءت میں واجب ہے کہ وقف کے وقت یاد کو ثابت رکھا جائے تاکہ صحف کے جہوں کے ساتھ موافقت ہو جائے۔ اصل نون مشدودہ ہے اس جگہ تشدید میں تخفیف کی گئی ہے جس طرح اشہد انت عالم میں تخفیف کی گئی ہے اصل انت عالم ہے۔ اسی معنی پر اس نے بنا کی جس نے پڑھا: یشاقون لہم۔ اتعاجون فی اللہ۔ عربوں نے کہا: الرجال یضرہون ویقتصدون اصل میں یضرہون ویقتصدون ہے کیونکہ یہ یضر ہونہی اور یقتصد ہونہی کا ادغام ہے۔ شاعر نے کہا:

تَرْہِبِیْنَ وَالْجِدُّ جِنَکَ لِیَنْبِیْ وَالْعِشَا وَالْہَقَا وَالْعِیْنََانِ

اصل میں ترہیبی ہے اس میں تخفیف کی گئی۔ اَتُوبُ وَاَنْتَ کا معنی ہے کیا تم میرے مال میں اضافہ کرتے ہو جب کہ تم میرے اموال کا مشاہدہ کر رہے ہو۔

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ وَّشَآکِرٌ ۚ اَللّٰہُ تعالیٰ نے اسلام، ملک اور نبوت کی صورت میں جو کچھ عطا کیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو

آلاتوں کو زائل کرتا ہے۔ یہ دینے والے اور جس کو بدیدہ دیا جائے ان میں باہمی ملاقات اور صحبت کی چاشنی پیدا کرتی ہے جس نے کہا کتنا اچھا کہا:

هَدَايَا النَّاسِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَوَلَّدَ فِي قُلُوبِهِمُ الْوَصَالَا
وَتَزَدَتْ فِي الْغُصْبِ هَوْنٌ وَوُدًّا وَ تَكَسَّبَتْ إِذَا حَضَرُوا جَمَالًا

لوگوں کے ایک دوسرے کو ہدایا ان کے دلوں میں باہمی محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ تفسیر میں محبت کا بیج بوتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو انہیں جمال عطا کرتے ہیں۔

إِنَّ الْهَدَايَا لَهَا حَقٌّ إِذَا زِدَتْ أُعْطِيَ مِنَ الْإِثْمِ عِنْدَ الْوَالِدِ الْحَدِيدُ

ہدایا جب بیٹے کی جانب سے واقع ہوں تو شفیق باپ کے نزدیک ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: "تمہارے چلیس ہدیہ میں تمہارے ساتھ شریک ہیں" (۱) اس کے معنی میں انکشاف ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: یہ ظاہر معنی پر محمول ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: کرم اور مروت کی بنا پر ان کے ساتھ شریک ہیں اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابو یوسف نے کہا: یہ بھلوں وغیرہ میں ہے۔ بعض نے کہا: وہ ہدیہ کی بجائے سرور میں شریک ہیں۔ خبر اصحاب صفہ لگی والے اور فقراء کے لیے وقف کیے گئے مکانات پر محمول ہے۔ اگر وہ فقہاء میں سے فقہ ہوں تو اس میں اصحاب کی کوئی شرکت نہ ہوگی۔ اگر وہ ان لوگوں کو شریک کرے تو اس کی سخاوت ہوگی۔

مسئلہ نمبر 6۔ قُلْظَرَفَةُ يَوْمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ یہاں ناظرہ، منتظرہ کے معنی میں ہے۔ قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے وہ اپنے اسلام اور اپنے شرک میں سمجھ دار تھی۔ وہ جانی تھی کہ ہدیہ لوگوں کے ہاں بڑی شان رکھتا ہے۔ یوم میں الھب ساقط ہو گیا ہے تاکہ ماستقلہا میں اور ماخبرہ میں فرق کیا جائے۔ بعض اوقات اس کا ثابت کرنا بھی جائز ہے۔ شاعر نے کہا:

حَلَّ مَا قَامَ بِشَتَّى لَيْتِمُ كَخَزِيرٍ تَسْرُمُ لِي رَمَادُ

کینہ آدمی مجھے غلامت کرنے لگا جس طرح خنزیر راکھ میں لپکتا ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٌ قَالَ أَتَيْتُوكَ بِهَاتِلٍ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ مِنَّا إِنَّكُمْ قَبْلَ أَنْتُمْ
بِقَدِّبَتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝ (نرجعہ) إِلَيْهِمْ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْهُمْ يَجُودُ لَا قَبْلَ لَهُمْ بِهَا
وَلَنُخْرِجَنَّ مِنْهَا آذِلَّةً وَهُمْ ضَعُفُونَ ۝ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِيُنِي بِهَاتِلِهَا
قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عَفْرِيتٌ مِنَ الْعِجَنِ أَنَا أَلَيْتُكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
مِنْ مَقَامِكَ ۝ وَإِنِّي عَلَى نَفْوِيٍّ أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا
أَلَيْتُكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۝ فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا أَيْتَدًا قَالَ هَذَا مِنْ

1۔ مشکوٰۃ، کتاب العہدہ وفضلہا التحریض علیہا، باب من الھدیۃ لعدیدۃ، جلد 2، صفحہ 355، (مراتبہ الحسن)

الجامع لاحكام القرآن
معروف بہ

تفسیر قرطبی جلد ہفتم

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبیؒ

متن قرآن کا ترجمہ: جنس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

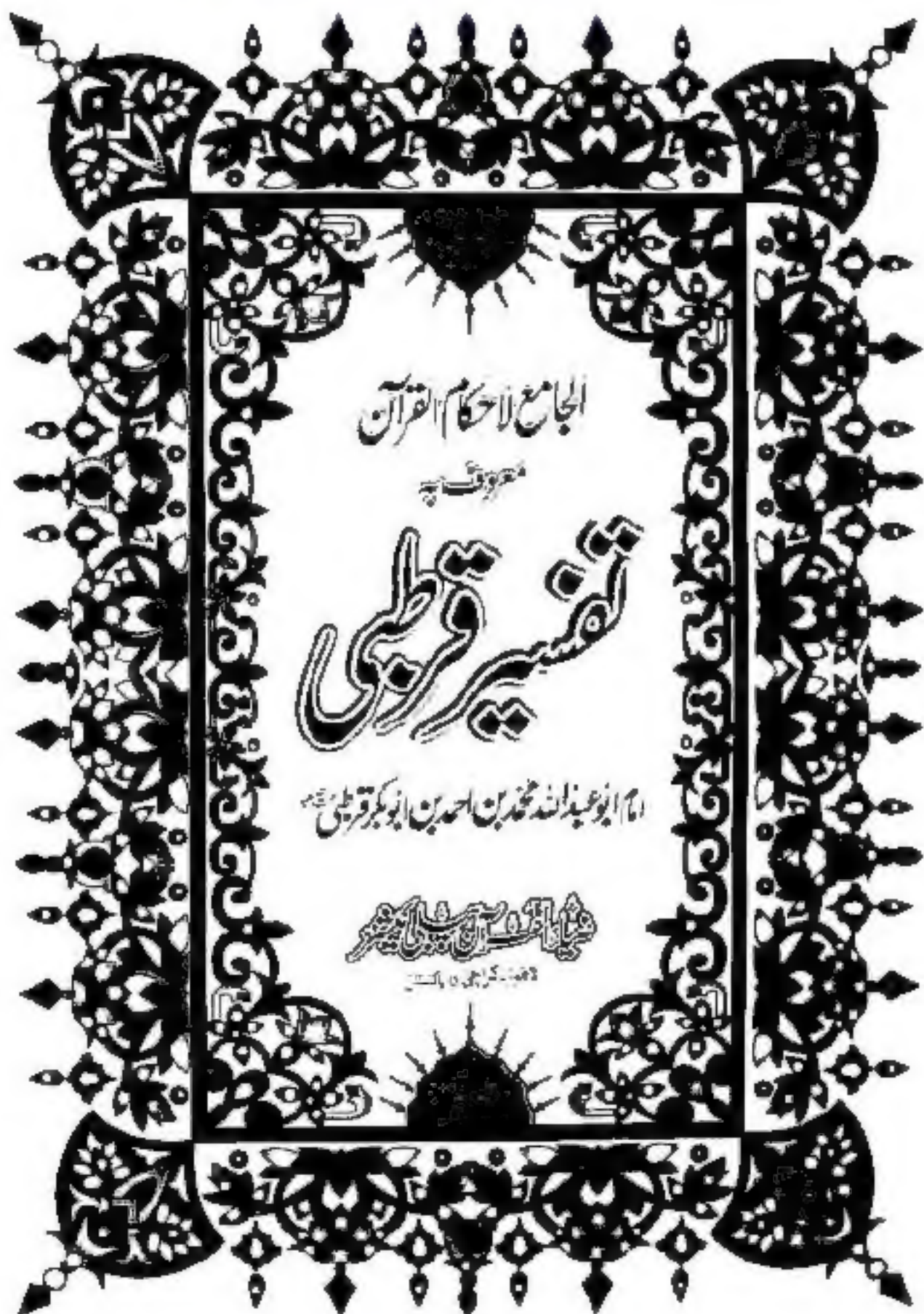
مولانا محمد انور مگالوی مولانا شوکت علی حسینی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصطفین بمبیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی • پاکستان



تفسیر طبری

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر طبری

ترجمہ

فضیل الامت ایضاً محمد بن شاہ الدہلوی

ترجمہ

اور انیسویں صدی میں

فیضانِ اسلامیہ پبلیکیشنز
لاہور